وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

تُحفۃُ السّالکین

ترجمہ

اِرشادُ الطّالبین

اصل کتاب فارسی از تصنیفات [illegible] رحمۃ اللہ علیہ و ترجمہ اردو از مخلصے گمنام

بہ تصیح: بندہ محمد سراج الحق مچھلی شہری غفرلہٗ

مطبع اسرار کریمی میں باہتمام عبد المجید طبع ہوا

ایکہزار

۱۳۷۳ھ
۱۹۵۴ء

قیمت ۱۱ر

ناشر: مکتبۂ جامی وَاِخوانہٗ حسن منزل الہ آباد

کی سرداری ہوتی ہے۔ اس مقام کے کمالات ہیئت وجدانی سے مخصوص ہیں ایسا آدمی بہت سی صدیوں کے بعد پیدا ہوتا ہے اور بارگاہ عظمت وکبریا کا ظہور کعبۂ ربانی کی حقیقت سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرتبۂ علیا کے بعد خالص نور جسکو اس فقیر نے حقیقت کعبہ معلوم کیا ہے۔ ایک نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے۔ جو قرآن شریف کی حقیقت ہے۔ کعبہ بحکم قرآن جہان بھر کا قبلہ ٹھہرا ہے۔ حضرت سیف الدینؒ فرماتے ہیں کہ قرآنی انوار کے انکشاف کی غالب علامت یہ ہے کہ عارف کے باطن پر ایک بوجھ سا وارد ہوتا ہے گویا یہ آیت اسی معرفت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا یعنی بیشک ہم نے تجھ پر بھاری کلام نازل کیا۔ حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ اس مقدس مرتبہ کے اوپر بھی ایک مرتبہ ہے۔ جو نہایت بلند ہے جو نماز کی حقیقت ہے۔ معراج شریف کے قصہ میں جو آیا ہے کہ قِفْ یا مُحَمَّدُ فَاِنَّ اللّٰهَ یُصَلِّیْ یعنی ٹھہر و اے محمدؐ کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھ رہا ہے یعنی ایسی عبادت جو مرتبۂ تجرّد و تنزّہ کے لائق ہو مگر مراتب وجود سے صادر ہو فهو العابد وهو المعبود ممکن ہے کہ اس سے حقیقت نماز ہی کی طرف اشارہ ہو حضرت عروۃ الوثقیٰ فرماتے ہیں کہ جو لذت نماز ادا کرتے وقت حاصل ہوتی ہے نفس کا اس میں حصہ نہیں ہے۔ اور عین لذت نالہ و فغاں میں ہے۔ اور دنیا میں نماز کا رتبہ آخرت میں دیدار کا رتبہ ہے۔ حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ دولت دیدار جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج اور بہشت میں حاصل ہوئی تھی۔ وہ دنیا میں نماز کے اندر حاصل ہوتی تھی۔ اسی لئے فرمایا ہے کہ الصَّلٰوۃ معراج المومنین یعنی نماز مومنین کے لئے معراج ہے اور فرمایا اقرب مایکون العبد من الرب فی الصَّلٰوۃ یعنی بندہ نماز میں خدا سے نہایت ہی قریب ہوتا ہے۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ فرماتے ہیں کہ ہر چند کہ دنیا میں دیدار الٰہی نہیں ہے مگر دیدار الٰہی کے قریب قریب ہے یعنی نماز میں حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ وہ مرتبہ مقدس جو حقیقت نماز سے اوپر ہے وہ خالص معبودیت کا استحقاق ہے اس مقام پر وسعت بھی کوتاہ ہے۔ انبیاء اور اکابر اولیاء کی سیر حقیقت نماز کے مقام تک ہے اس مقام کے اوپر خالص معبودیت ہے۔ یہ دولت کسی کو میسر نہیں ہے لیکن الحمد للہ سبحانہ کہ اس مقام پر نظر کرنے سے منع نہیں فرمایا گیا اور بقدر استعداد گنجائش دی گئی ہے۔ مصرع

بلا بودے اگر ایں ہم نہ بودے۔ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی حقیقت اس مقام پر ثابت ہوتی ہے لا الٰہ الا اللہ کے معنی مبتدیوں کے مناسب حال لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ ہیں چنانچہ شرع میں کلمے کے یہی معنی قرار پاتے ہیں اور لا موجود۔ یا۔ لا وجود یا لا مقصود کہنا اوسط درجہ کے مبتدیوں کے لئے مناسب ہے۔ اس